Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ؕ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز جمعہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۴ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ، ۱۹ ہجرت ۱۳۵۱ ہش، ۱۹ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۱۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی طور پر تمام محامد اور صفات کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے

کوئی انسان یا کوئی اور مخلوق ایسی نہیں ہے جو حقیقی معنوں میں حمد و ثنا کی مستحق ہو

"اگر انسان غور اور فکر سے دیکھے تو اُس کو معلوم ہو گا کہ واقعی طور پر تمام محامد اور صفات کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی انسان یا مخلوق واقعی اور حقیقی طور پر حمد و ثناء کا مستحق نہیں ہے۔ اگر انسان بغیر کسی قسم کی غرض اور ملونی کے دیکھے تو اسپر بدیہی طور پر کھل جاویگا کہ کوئی شخص جو مستحق حمد قرار پاتا ہے وہ یا تو اسلئے مستحق ہو سکتا ہے کہ کسی ایسے زمانہ میں جبکہ کوئی وجود یا وجود کی خبر نہ تھی وہ اُس کا پیدا کرنے والا ہو یا اس وجہ سے کہ ایسے زمانہ میں جبکہ کوئی وجود نہ تھا اور نہ معلوم تھا کہ وجود اور بقاء وجود اور حفظِ صحت اور قیام زندگی کے لئے کیا کیا اسباب ضروری ہیں۔ اُس نے وہ سب سامان مہیّا کئے ہوں یا ایسے زمانہ میں کہ اسپر بہت سی مصیبتیں آسکتی تھیں۔ اُس نے رحم کیا ہو اور اُس کو محفوظ رکھا ہو اور یا اس وجہ سے مستحق تعریف ہو سکتا ہے کہ محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہ کرے۔ اور محنت کرنے والوں کے حقوق پُورے طور پر ادا کرے۔ اگرچہ بظاہر اُجرت کرنے والے کے حقوق کا دینا معاوضہ ہے لیکن ایسا شخص بھی مُحسن ہو سکتا ہے جو پُورے طور پر حقوق دے یہ صفات اعلیٰ قسم کی ہیں جو کسی کو مستحق حمد و ثنا بنا سکتے ہیں۔ اب غور کر کے دیکھ لو کہ حقیقی طور پر ان سب محامد کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کامل طور پر ان صفات سے متّصف ہے اور کسی میں یہ صفات نہیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۹)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۸ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام اور توجہ کے ساتھ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور اور حضور کے اہل بیت کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور ہمیں حضور کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔

ربوہ - ۱۸ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی پیشانی پر کچھ چوٹ آئی ہے جو اگرچہ خفیف نوعیت کی ہے تاہم اس کی وجہ سے طبیعت پر اثر ہے اور سر درد کی تکلیف بھی تاحال چل رہی ہے۔

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس (ابن محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب) راولپنڈی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ وہ آنکھ کے موتیا کا اپریشن کرانے کے لئے گورنمنٹ سنٹرل ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور صحت کی بحالی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر کو جنہیں پچھلے دنوں فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مبلغ اسلام محترم چوہدری عبد الرحمان صاحب بنگالی امریکہ میں انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۝

ہم نہایت افسوس اور دلی حزن و ملال کے ساتھ یہ اطلاع احباب جماعت تک پہنچاتے ہیں کہ احمدیہ مسلم مشن امریکہ کے انچارج مبلغ اسلام محترم چوہدری عبد الرحمان صاحب بنگالی بی اے ایل ایل بی ۱۶ ہجرت ۱۳۵۱ ہش (۱۶ مئی ۱۹۷۲ء) کو امریکہ میں ۶۹ سال کی عمر میں رحلت فرما کر محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۝

محترم چوہدری صاحب مرحوم کے انتقال کے سانحہ کی اطلاع مکرم چوہدری شکر الٰہی حسین صاحب قائم مقام انچارج احمدیہ مسلم مشن امریکہ کی طرف سے ۱۶ مئی کی شب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ فون موصول ہوئی۔ حضور کی ہدایت کے مطابق آپکا جنازہ جلد سے جلد ربوہ لانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ محترم چوہدری صاحب مرحوم جماعت احمدیہ کے دوسرے مبلغ اسلام ہیں جنہوں نے امریکہ میں فریضہ تبلیغ اسلام بجا لاتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ اس سے قبل ۱۹۴۸ء میں مکرم مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت مرزا محمد شفیع صاحب دہلوی مرحوم بھی وہاں پر فریضہ تبلیغ بجا لاتے ہوئے وفات پا گئے تھے۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم گذشتہ دنوں جنوری میں دل کے عارضہ سے بیمار ہو گئے تھے ڈیڑھ ماہ تک ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد طبیعت بڑی حد تک بحال ہو گئی اور آپ ہسپتال سے گھر تشریف لے آئے۔ ان دنوں آپ واپس آنے کی تیاری کر رہے تھے کہ اچانک پھر بیماری کا حملہ ہو گیا جس کی وجہ سے افسوس ہے کہ آپ جانبر نہ ہو سکے۔ (بقیہ صفحہ ۶ پر)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیاتِ الٰہی کا ظہور اور ہمارا ایک اہم فرض

ہم قرآن مجید کی رُو سے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور یا اُس کے خلیفہ کے ذریعہ اپنی معیت اور تائید و نصرت کے نشانات ظاہر فرماتا ہے تو اُسوقت مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ معجزہ کی قدرت رکھنے والے ان نشانوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایمان اور توکل علی اللہ میں ترقی کریں، تسبیح و تحمید کو اپنا شعار بنا کر پہلے سے زیادہ عہد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالائیں اور پہلے سے بھی بڑھ کر جذبہ و جوش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی و جانی قربانیاں پیش کریں۔ اس کے بغیر آیاتِ الٰہی کی قدردانی کا حق ادا نہیں ہوسکتا اور عند اللہ وہ اُن عظیم الشان انعامات کے مستحق قرار نہیں پا سکتے جو آیاتِ الٰہی کی حقیقی قدردانی کے نتیجہ میں مومنوں کو عطا کئے جاتے ہیں۔

ہمیں اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کے قیام کے وقت سے ہی اوّلاً مامور زمانہ امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود باجود کی برکت کے طفیل اور پھر آپ کے وصال کے بعد منجانب اللہ قائم ہونے والے خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے نہایت مہتم بالشان تائیدی نشانوں سے نوازتا چلا آرہا ہے اور خاص اِس زمانہ میں بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آسمانی قیادت کے طفیل ہم زبردست تائیدی نشانوں کے مورد بنے ہوئے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا کہ جس میں کوئی نہ کوئی تائیدی نشان ظاہر نہ ہوتا ہو بالخصوص "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت کے نشان اِس کثرت اور تواتر کے ساتھ ظاہر ہو رہے ہیں کہ بیگانے بھی اِن پر حیرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اِس فضل و احسان کو دیکھتے ہوئے ہمارے لئے آیاتِ الٰہی کی قدردانی کے قرآنی طریق پر عمل پیرا ہونا ازبس ضروری ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں آیاتِ الٰہی کی حقیقی قدردانی کے قرآنی طریق پر عمل پیرا ہونے کی توفیق کیسے میسر آسکتی ہے اور کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ ہم ناقدری کے طریقوں پر گامزن ہونے سے بکلّی محفوظ ہو جائیں کیونکہ بسا اوقات انسان حقیقتِ حال سے آگاہ ہونے کے باوجود بھی دانستہ یا نادانستہ ایسی راہ پر قدم مارنے لگتا ہے جو بالآخر اسے ناقدری کی منزل پر پہنچائے بغیر نہیں رہتی؟

اِس سوال کا ایک ہی جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس منتخب بندہ کے ہاتھ پر تائیدی نشان ظاہر فرما رہا ہے اُس کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھ کر انسان آیاتِ الٰہی کی حقیقی قدردانی کی توفیق سے بہرہ ور ہوسکتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا تھا:۔

"اِس خانہ (یعنی خانۂ دِل) کو بُتوں سے پاک وصاف کرنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے اور اِس جہاد کی راہ میں تمہیں بتاتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم اِس پر عمل کرو گے تو ان بتوں کو توڑ ڈالو گے اور یہ راہ میں اپنی خود تراشیدہ نہیں بتاتا بلکہ خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں بتاؤں۔ اور وہ راہ کیا ہے؟ میری پیروی کرو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔" (الملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۷)

اِسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر ظاہر ہونیوالے مہتم بالشان تائیدی نشانوں کی حقیقی قدردانی اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق سے بہرہ ور ہونے کی ایک ہی راہ ہے اور وہ یہی ہے کہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقام کی عظمت و رفعت کے صحیح عرفان سے بہرہ ور ہو کر آپ کے ساتھ دِلی محبت و عقیدت میں ترقی کریں اور آپ کی اطاعت کو اِس حد تک لازم پکڑیں کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جائیں۔ اگر ہم میں سے ہر شخص حضور ایدہ اللہ کی اطاعت کو اِس رنگ میں لازم پکڑنے کا پختہ عہد کرلے اور فی الواقعہ اپنے عمل سے اِس کا ثبوت بہم پہنچاتا چلا جائے تو پھر ہم میں سے ہر شخص کو بارش کے قطروں کی طرح تواتر کے ساتھ ظاہر ہونے والے تائیدی نشانوں کی حقیقی قدردانی کی توفیق ملتی چلی جائے گی یعنی ہم میں سے ہر شخص کا ایمان ایک نئی تازگی اور پختگی سے ہمکنار ہوتا چلا جائے گا، شکر گزاری کے جذبہ کے ماتحت عبادات میں خشوع و خضوع کی کیفیت ترقی کرتی چلی جائے گی اور خدا کی راہ میں جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے کا ولولہ فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا جائے گا اور ہم میں سے ہر شخص فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (السجدہ آیت ۱۸) کا مصداق قرار پائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم میں سے ہر ایک کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہفتۂ قرآن مجید اور اسکی اہمیّت

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مسلمانوں کو بعض عمومی احکام دئے ہیں۔ ان کی بجاآوری ہر صورت اور ہر حال میں ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اِن احکام پر عمل پیرا ہونے کی مشق کرانے کی غرض سے بعض دنوں کو بعض خاص قسم کے احکام کی بجاآوری کے لئے مخصوص فرمادیا ہے۔ مثال کے طور پر عام حکم یہ ہے کہ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ یعنی دن اور رات کے ہر حصہ میں اللہ تعالیٰ کا بڑی کثرت کے ساتھ ذکر کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاجاؤ۔ لیکن اِس عام حکم پر عمل پیرا ہونے کی مشق کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حج کے ایام کو ذکر الٰہی کے لئے مخصوص فرماتے ہوئے حکم دیا کہ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ط یعنی اِن مقررہ دنوں میں اللہ کو خوب یاد کرو۔ غرض اِس کی یہ ہے کہ اِن مقررہ ایام میں اللہ کو بکثرت یاد کرنے کی مشق کے ذریعہ ذکر الٰہی کی عادت اچھی طرح راسخ ہوجائے اور مسلمان باقی ایام میں بھی وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا کے عام حکم پر از خود پورے تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہوں۔ رمضان کے روزوں اور اس کی مخصوص عبادات کی بھی یہی غرض ہے۔ بہرحال بعض دن مقرر کرکے ان میں بعض احکام کی بجاآوری پر خصوصیت سے زور دینا ایک بابرکت طریق ہے۔ اس کے نتیجہ میں اُن احکام کی بجاآوری کی مشق ہوجاتی ہے اور انسان اِس قابل ہوجاتا ہے کہ وہ باقی ایام میں بھی ان احکام پر پورے تعہد کے ساتھ عمل پیرا رہے۔

اِسی غرض کے پیشِ نظر ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ مئی (بروز ہفتہ) سے ۲۶ مئی (بروز جمعہ) تک ہفتۂ قرآنِ مجید مقرر فرمایا ہے۔ اور ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے جماعتہائے احمدیہ کے امراء کرام اور صدر صاحبان سے گزارش کی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اِسی ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا اہتمام کریں۔ ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں جن میں قرآنِ مجید کی عظمت، اِس کی عظیم الشان برکات، اس کے علوم و معارف اور انقلاب انگیز تاثیرات سے متعلق باری باری دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں۔ نیز ہفتہ کے اختتام پر جماعتیں کارگزاری کی تفصیلی رپورٹیں نظارت اِصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) میں بھجوائیں۔

تعلیم القرآن کی اُس بابرکت تحریک کے پیشِ نظر جو حضور ایدہ اللہ نے جاری فرمائی ہوئی ہے اور جس کے نہایت خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں ہفتۂ قرآنِ مجید کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ جملہ جماعتوں کو یہ ہفتہ اِس رنگ میں منانا چاہیئے اور اِس کے پروگرام میں اِس امر کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے کہ قرآنِ مجید پڑھنے پڑھانے اور اِس کے علوم و معارف سیکھنے اور سکھانے کی لگن اور تڑپ حسب استعداد ہر فرد جماعت میں پیدا ہوجائے اور پھر وہ اِس لگن کے زیر اثر دوامی طور پر قرآنی علوم سیکھنے اور سکھانے کے انتہائی بابرکت مشغلہ میں مصروف رہے۔ قرآنِ مجید اس کی رُوح کی غذا بن جائے اور یہ یقین کرتے ہوئے کہ اس کے بغیر وہ ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا اِس سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہونے میں وہ ہمیشہ کوشاں رہے۔

اللہ تعالیٰ سب جماعتوں اور جملہ احباب کو ہفتۂ قرآنِ مجید صحیح رنگ میں منانے اور پھر اِس سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں قرآنِ عظیم کی برکاتِ عظیمہ اور تاثیراتِ جلیلہ سے بہرہ اندوز و فائز المرام کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رؤیتِ ہلال اور اسلامی تہوار

(مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ ربوہ)

اسلام کی دو اہم عبادات یعنی روزے اور حج کے وقت کا تعین چاند کے ذریعہ ہوتا ہے اسی طرح دونوں عیدیں بھی چاند سے متعلق ہیں اس لئے نئے چاند کا ظہور اور اس کی رؤیت مسلمانوں کے لئے دینی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہے۔

عام دستور یہ ہے کہ ان عبادتوں کے وقت کا تعین نئے چاند کے نظر آجانے کے بعد کیا جاتا ہے یعنی رویت نظری کو حجت مانا جاتا ہے۔ رؤیت امکانی کو حجت تسلیم نہیں کیا گیا اور چونکہ چاند کسی جگہ نظر آجاتا ہے اور کسی جگہ نظر نہیں آتا ہے۔ اس لئے ان تہواروں کے منانے میں بھی اختلاف ہو جاتا ہے اور سب مسلمان پوری وحدت کے ساتھ ان تقریبات کو نہیں منا سکتے۔

اس صورت حال کی وجہ سے اکثر یہ بات سامنے آتی ہے کہ کیا کوئی ایسی صورت ممکن ہے کہ اسلام جیسے وحدت اور اجتماعیت کے علمبردار مذہب کے پیروکار اکٹھے ایک ہی دن ان تقریبات کو منا سکیں۔ خصوصیت سے اب جبکہ علم فلکیات کافی ترقی کر چکا ہے اور بعض ممالک کے مسلمان اس علم کی مہیا کردہ معلومات پر اعتماد کر رہے ہیں۔ بغرض بہرحالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ اس مسئلہ پر غور ہونا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے نئے چاند کے بارہ میں ماہرین فلکیات کی مہیا کردہ معلومات پر غور و فکر ضروری ہے۔

چاند ایک تاریک سیارہ ہے جو سورج سے نور حاصل کرتا ہے یہ سیارہ زمین کے گرد چکر لگاتا ہے اس کی یہ گردش قریباً ساڑھے انتیس دنوں میں مکمل ہوتی ہے۔ اس حساب سے چاند زمین کے ۳۶۰ درجوں میں سے ۱۲ درجے روزانہ طے کرتا ہے اس گردش کی وجہ سے چاند اور سورج کا درمیانی زاویہ ہر روز تبدیل ہوتا رہے گا۔ چاند کی رفتار کے لحاظ سے یہ تبدیلی ۱۲ درجے روزانہ ہوگی یعنی ہر روز چاند سورج سے ۱۲ درجے مشرق کی طرف ہٹتا چلا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ طلوع چاند میں ہر روز تقریباً پچاس منٹ کا فرق پڑ جاتا ہے۔

اس گردش کے دوران ہر ماہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ سورج اور چاند کا درمیانی زاویہ یا فاصلہ کم ہوتے ہوتے صفر رہ جاتا ہے یعنی چاند اور سورج بالکل ایک سیدھ میں ہوتے ہیں اسے فلکیات کی اصطلاح میں CONJUNCTION (اجتماع) کہا جاتا ہے یہ اجتماع دن کے چوبیس گھنٹوں میں کسی وقت بھی واقع ہو سکتا ہے۔ تھوڑی سی دیر کے لئے تینوں کرے ایک سیدھ میں رہتے ہیں۔ جلد ہی یہ پوزیشن بدل جاتی ہے اور اس طرح نئے چاند کا آغاز ہو جاتا ہے۔ یعنی چاند سورج سے کچھ مشرق کی طرف ہٹنے لگتا ہے اس حالت میں گو چاند نظر نہیں آسکتا۔ لیکن ماہرین فلکیات کے نزدیک چاند کا آغاز ہو جاتا ہے اور چاند کی اس حالت کو اصطلاحاً نیا چاند کہا جاتا ہے۔ اس اصطلاحی نئے چاند کو رؤیت نظری کے دائرہ میں آنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ کیونکہ یہ اس وقت تک نظر نہیں آسکتا جب تک وہ سورج سے کچھ فاصلہ پر نہ ہو جائے۔ عام طور پر یہ فاصلہ ۱۲ درجے جانب مشرق بتایا جاتا ہے جو چوبیس گھنٹوں میں واقع ہوتا ہے یعنی چاند کی نظری رؤیت اصطلاحی نئے چاند ہونے کے کم از کم ۲۴ گھنٹے بعد ہوگی لیکن چونکہ اصطلاحی "نیا چاند" دن رات میں کسی وقت بھی ہو سکتا ہے اور حقیقی ہلال بہرحال غروب آفتاب کے بعد نظر آئیگا اس لئے اصطلاحی چاند اور اس کی رویت نظری کے درمیان کا وقت لازماً گھٹتا بڑھتا رہے گا۔ فرض کیجئے ہمارے ہاں CONJUNCTION یا اصطلاحی نیا چاند صبح ۹ بجے ہوا اس دن غروب آفتاب کا وقت ۷ بجے شام تھا تو غروب آفتاب کے وقت نئے چاند کی عمر ۱۰ گھنٹے ہوگی۔ اس لئے اس دن چاند نظر نہیں آسکے گا اگلے دن اس کی عمر غروب آفتاب کے وقت ۱۰ + ۲۴ = ۳۴ گھنٹے ہو جائے گی اور اس وقت وہ نظر آجائے گا اس کے برعکس اگر یہ CONJUNCTION کے ۶ بجے ہوا تو غروب آفتاب کے وقت نئے چاند کی عمر صرف ایک گھنٹہ ہوگی اور اس روز اس کے نظر آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ اگلے روز جب کہ اس کی عمر ۱ + ۲۴ = ۲۵ گھنٹے ہوگی وہ نظر آسکے گا۔ تاہم یہ بالکل ممکن ہے کہ مطلع میں معمولی گرد و غبار کی وجہ سے وہ نظر نہ آئے کیونکہ افق سے قریب ہونے کی وجہ سے اس کا غروب جلد ہوگا۔ یعنی جلد ہی وہ نظروں سے اوجھل ہو جائے گا۔ اس طرح تیسرے روز جب کہ اس کی عمر ۱ + ۲۴ + ۲۴ = ۴۹ گھنٹے ہو چکی ہوگی۔ چاند نظر آئے گا۔ غرض اجتماع اور ہلال (یعنی نظری رویت) کا درمیانی وقت ہمیشہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔

وقت کی اس کمی بیشی میں چاند کی رفتار کا بھی دخل ہے اگر چاند کی رفتار سست ہوگی تو ہلال نظر آنے کے لئے سورج اور چاند کا مطلوبہ ۱۲ درجے کا فصل جلد واقع ہو جائے گا اور اگر یہ رفتار تیز ہوگی تو ہلال دیر سے نظر آئے گا۔ یاد رہے کہ چاند کی رفتار زمین سے قرب اور بُعد کی وجہ سے بدلتی رہتی ہے پھر اس عرصہ کے تعین کے لئے سورج کی حرکت کو بھی مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں جب سورج اور نئے چاند میں ۱۲ درجے کا فصل واقع ہو جانے کے بعد چاند نظر آنے کے قابل ہو جاتا ہے تو کچھ اور عوامل بھی رؤیت ہلال پر اثر انداز ہوتے ہیں اس لئے ماہرین فلکیات قطعی طور پر یہ بتانے سے فی الحال معذور ہیں کہ نیا چاند کب نظر آئے گا۔ یہ تو انہیں پوری صحت کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ اصطلاحی نیا چاند یا اجتماع کب ہوگا لیکن ہلال نظر آنے کا صحیح وقت بتانے سے وہ قاصر ہیں۔ چنانچہ ایک ماہر فن اس بارہ میں لکھتے ہیں

"یہ قطعی طور پر بتانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے کہ نیا چاند آفتاب سے ۱۲ درجے ہٹنے کے بعد مزید کتنے دقیقے کا فصل واقع ہونے پر دکھائی دے گا یا کسی غیر معمولی صورت میں ۱۲ درجے سے کم کے فصل پر ہی دکھائی دے جائیگا چونکہ اس کا تعین بہت مشکل ہے اسلئے یہ بتانا بھی تقریباً ناممکن ہے کہ کسی ماہ فلکیاتی اصطلاح کے نئے چاند اور ہلال کی واقعی رؤیت کے درمیان وقت کا کتنا فرق ہوگا"

مندرجہ بالا تصریحات کو مدنظر رکھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رؤیت ہلال کے بارہ میں اختلاف کو دور کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ اگر ماہرین فلکیات رؤیت ہلال کے وقت کے بارہ میں کوئی قطعی اور یقینی پیشین خبر دے سکتے تو رویت سے متعلق اختلاف آسانی سے ختم ہو سکتا تھا لیکن اس بارہ میں ماہرین کی معذوری معاملہ کو پیچیدہ بنا دیتی ہے۔

ان حالات میں اسلامی عبادات سے متعلق تقریبات منانے کے سلسلہ میں مسلمانوں میں وحدت پیدا کرنے کے لئے جو صورتیں ممکن ہو سکتی ہیں ان کو ہم ذیل میں زیر غور لاتے ہیں۔

ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ماہرین فلکیات اپنے مشاہدات سے اصطلاحی چاند اور ہلال کی واقعی رؤیت میں وہ کم از کم وقت یا حد دریافت کریں جس کے بعد ہلال نظر آسکتا ہے پھر اسی حد کی بنیاد پر سال بھر کے لئے قمری کیلنڈر تیار کر لیا جائے اور اس کے مطابق اسلامی تہوار منائے جایا کریں چاہے چاند نظر آئے یا نہ آئے۔

یہ تجویز بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن اس میں بھی کئی قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ فرض کیجئے کہ اصطلاحی چاند اور حقیقی ہلال میں کم از کم حد یا وقت دریافت کر لیا جاتا ہے اور سالہا سال کے مشاہدات کو سامنے رکھ کر چھوٹے سے چھوٹے ہلال کا تعین ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب یہ ہلال نظر آیا ہوگا اس وقت مطلع انتہائی طور پر صاف ہوگا اور رؤیت ہلال کے لئے دوسرے حالات بھی غیر معمولی طور پر سازگار ہونگے اب اگر اسی رؤیت ہلال کو معیار بنا کر آئندہ کے لئے کیلنڈر تیار کر لیا جائے تو یہ بات تو ممکن نہیں کہ ہر ماہ رؤیت ہلال کے یہ حالات ویسے ہی سازگار ہوں اس لئے اس بات کا قوی امکان ہے کہ ماہرین کے بنائے ہوئے معیار کے مطابق ہلال کا سائز یا اس کی عمر تو پوری ہو چکی ہو لیکن مطلع غیر معمولی طور پر صاف نہ ہو اور دوسرے حالات بھی رویت کے لئے ممد نہ ہوں اور اس طرح چاند نظر نہ آسکے۔ اس صورت میں چاند تو کوئی دیکھ نہیں سکے گا لیکن ہم اپنے کیلنڈر کے مطابق اگلا مہینہ شروع کر چکے ہوں گے۔

معیار مقرر کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ نظر آنے والے ہلال کی چھوٹی سے چھوٹی عمر کی بجائے اس کی اوسط عمر معیار مقرر کی جائے۔ مگر اس سے بھی وہ مشکل حل نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس صورت میں بھی ایسا اتفاق بھی ہو سکتا ہے کہ ہلال ابھی ماہرین کی مقرر کردہ اوسط عمر کو نہ پہنچا ہو۔ لیکن مطلع غیر معمولی طور پر صاف ہونے کی وجہ سے چاند لوگوں کو نظر آجائے۔ اب کیلنڈر کے مطابق تو ہم نیا مہینہ شروع نہ کر سکیں گے اور دراصل چاند نظر آجانے کی وجہ سے اگلا مہینہ شروع ہو چکا ہوگا۔

(باقی)

دس دوست بنائیے

کیا آپ نے اپنے دس ایسے دوست بنائے ہیں جن کو آپ نے حقیقی اسلام کے نور سے منور کر کے سچے پاکستانی بنانیکا عزم کیا ہو۔

(نظارت اصلاح و ارشاد و انصار اللہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ اباداں نائیجیریا کو ایک مخیّر عورت کی طرف سے مسجد کا تحفہ

(مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مشنری انچارج نائیجیریا)

مغربی افریقہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے بعد جو روحانی انقلاب پیدا ہوا ہے اس کے شیریں ثمرات آئے دن جماعت کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ ان ممالک میں جماعت جس رنگ میں ترقی کر رہی ہے اس کے نتیجہ میں اب لوگ اس امر کو محسوس کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی وہ دینی اور روحانی جماعت ہے جو ان کی راہنمائی کر سکتی ہے اور ان کی آئندہ نسلیں اس کے ہاتھ میں محفوظ ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اباداں جو نائیجیریا کا ایک اہم ترین شہر ہے ایک غیر از جماعت عورت نے اپنی ایک ہزار پونڈ سے تعمیر کردہ مسجد جماعت کے لئے بطور تحفہ پیش کر دی ہے اور تحریری طور پر لکھ کر دے دیا ہے۔

مسجد کے اس تحفہ کو قبول کرنے کے لئے جماعت احمدیہ اباداں نے ایک تقریب کا انتظام ۲۸ اپریل کو مسجد کے عین سامنے کھلی جگہ میں کیا۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے خاکسار لیگوس سے مع ڈاکٹر عمر الدین صاحب اور ڈاکٹر عزیز چوہدری اور مولوی روشن الدین صاحب ایک دن قبل اباداں میں پہنچ گیا تھا۔ تقریب کا وقت صبح دس بجے مقرر تھا اور حاضرین کی نشست کے لئے کرسیوں کا اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ کافی تعداد میں احباب عین وقت پر موجود تھے۔ لوگ ارد گرد کے مکانات میں بھی جمع ہو کر اس تقریب کو دیکھنے اور سننے کے لئے کھڑے تھے۔ خاکسار جب احباب کی معیت میں پہنچا تو نعروں سے ہمارا استقبال کیا گیا اور اللہ اکبر اور اسلام اور احمدیت اور خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے تمام فضا گونج اٹھی۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم الحاج بساری صاحب سرکٹ چیئرمین اور مکرم اللہ دوئے صاحب نے یکے بعد دیگرے اس تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جو بہن اپنی مسجد کو جماعت احمدیہ کے لئے پیش کر رہی ہیں وہ مستقل طور پر جماعت سے اس وقت متاثر ہوتی تھیں جب کہ ان کے گھر میں ان کے والد صاحب مرحوم جو اپنے علاقہ کے چیف تھے) کی موجودگی میں ہمسایوں سے مباحثات ہوا کرتے تھے۔ اس گفتگو میں پلّہ یقیناً جماعت احمدیہ کا بھاری رہتا تھا۔ یہ سلسلہ جو ایک عرصہ تک جاری رہا تھا اس نے جماعت احمدیہ کی صداقت اور فعال ہونے کا نقش ان کے دل پر ثبت کر دیا تھا۔ تقریر کے دوران میں مکرم بساری صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ اس زمانہ میں ایک مامور کے ذریعہ قائم ہوئی ہے اور عین صحیح اسلام کی علمبردار ہے۔ اس لئے دنیا یقیناً اس کو قبول کرے گی اس ضمن میں آپ نے اس بہن کو نیک فطرتی اور اسلام سے لگاؤ کی بناء پر اس کو قبول احمدیت کی دعوت دی۔

اس تقریر کے بعد خاکسار نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے سب سے پہلے محترمہ الحاجہ ثریا اکیا نجے کے اخلاص اور قربانی کی تعریف کی اور بتایا کہ یہ مسجد جو جماعت احمدیہ کو پیش کی گئی ہے ان شاء اللہ ہمیشہ آباد رہے گی اور محترمہ الحاجہ اور ان کے والد کی طرف سے صدقہ جاریہ رہے گی۔ اس ضمن میں خاکسار نے مساجد کی تعمیر کی غرض و غایت اور مقصد کو قرآن مجید کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کیا کہ اگرچہ یہ مسجد جماعت احمدیہ کی تحویل میں دے دی گئی ہے مگر یہ تمام خدا تعالیٰ کی عبادت کرنیوالوں کے لئے کھلی ہے اور بلا تمیز تمام لوگ اس میں خدا تعالیٰ کی عبادت کر سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اباداں صرف اس کی صفائی اور نگرانی کے فرائض سرانجام دے گی۔ خاکسار کے خطاب کے بعد محترمہ الحاجہ صاحبہ نے مختصر تقریر کی جس میں اس امر کا اظہار کیا کہ وہ بخوشی اس مسجد کو جماعت احمدیہ کو دے رہی ہیں تاکہ یہ مسجد جو ۶۲ء میں تعمیر کی گئی تھی ہمیشہ آباد رہے اور اس کا صحیح حق جماعت احمدیہ ہی ادا کر سکتی ہے۔

اس کے بعد تمام حاضرین مسجد میں دعا کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ مسجد کا دروازہ مقفل تھا اور اس کو کھولنے کے لئے محترمہ الحاجہ نے تمام حاضرین کے سامنے مسجد کی چابیاں خاکسار کو پیش کیں اور خاکسار نے مسجد کا دروازہ کھولا۔ اس موقعہ پر پھر اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوئے اور اسلام اور احمدیت زندہ باد سے فضا گونج اٹھی۔ مسجد کے اندر داخل ہو کر خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور کے مغربی افریقہ کے تاریخی دورہ کے موقعہ پر محترمہ الحاجہ فاطمہ نے اپنی کثیر رقم سے تعمیر کردہ مسجد بمقام اجیبوارڈے حضور کو پیش کی تھی اور حضور نے مسجد کا افتتاح فرمایا تھا اور اس بہن کے اخلاص اور قربانی کی تعریف فرمائی تھی۔ اب یہ ایک غیر از جماعت عورت کی طرف سے جماعت کے لئے مسجد پیش کی گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ محترمہ الحاجہ صاحبہ کی قربانی کو قبول فرمائے اور قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائے اور اس مسجد کو اس علاقہ میں نفوذ اسلام کا ذریعہ بنائے آمین۔ خاکسار نے اس مسجد میں ایک معلم کا تقرر کر دیا ہے تاکہ وہ اس علاقہ میں بچوں کو قرآن کریم اور نماز وغیرہ سکھائے اور یاد کرائے اور مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دے۔

یوگنڈا میں ایک مخلص احمدی کی وفات

برادرم مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ یوگنڈا کے خط سے یہ اطلاع ملی ہے کہ محترم شیخ عبد الغنی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت مخلص اور پرانے احمدی تھے لمبا عرصہ ٹانگانیکا میں رہے۔ اور اس کے بعد کینیا میں رہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے اپنے کام کے سلسلہ میں یوگنڈا میں مقیم تھے۔ بہت خوبیوں کے مالک تھے اور سلسلہ کے بہت خدمتگزار۔ جہاں جہاں بھی رہے۔ احمدیت کی تبلیغ۔ جماعتی کاموں میں دلچسپی اور بڑھ چڑھ کر سلسلہ کے لئے قربانی کرتے رہے۔ ایک عرصہ سے بہت ضعیف ہو گئے تھے اور بار بار ربوہ آنے کی خواہش کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں داخل کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب کرے۔ خاکسار کے ساتھ سلسلہ کا خادم ہونے کے باعث بہت شفقت اور پیار کا تعلق تھا۔ انشاء اللہ کسی وقت قدرے مفصل حالات ذکر خیر کے طور پر لکھوں گا۔

(شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی ربوہ)

انصار توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئیگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے جو اس نے تمہیں موقعہ دیا ہے۔"

انصار اللہ کے معنے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت کرنے والے۔ لہٰذا ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کریں تا اللہ تعالیٰ کے اس کے فضلوں اور احسانات کے وارث ہوں۔

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع وار گوشوارہ

وصولی چندہ تحریک جدید سال ۳۶ (۱۹۷۰-۷۱ء) لغایت ۷۰/۴/۳۰

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کے جو وعدے دفتر ہذا میں موصول ہوئے ہیں اور جن کی ادائیگی ۳۱ اخاء (اکتوبر ۷۰ء) تک ضروری ہے ان کی وصولی کا گوشوارہ ضلع وار درج ذیل ہے احباب کرام بقیہ وعدوں کی ادائیگی کا ابھی سے کوئی موثر پروگرام بنالیں تاکہ وصولی جلد از جلد سو فیصد ہو جائے۔ (وکیل المال اوّل)

نمبر شمار	نام ضلع	وعدے	وصولی فی صد
۱	جھنگ ضلع	۷۶,۷۰۹.۰۰ روپے	۲۵ فی صد
۲	میانوالی "	۱,۲۸۵.۰۰ روپے	۱۵½ "
۳	سرگودہا "	۳۳,۳۴۲.۰۰ روپے	۲۳½ "
۴	لائل پور "	۳۴,۸۰۲.۰۰ روپے	۱۹ "
۵	لاہور "	۸۲,۸۳۳.۰۰ روپے	۳۷ "
۶	سیالکوٹ "	۳۶,۰۵۱.۰۰ روپے	۳۹ "
۷	شیخوپورہ "	۳۰,۲۲۴.۰۰ روپے	۳۴ "
۸	گوجرانوالہ "	۲۱,۱۰۸.۰۰ روپے	۶۲ "
۹	گجرات "	۲۲,۶۸۵.۰۰ روپے	۲۸ "
۱۰	جہلم "	۴,۷۳۱.۰۰ روپے	۵۴ "
۱۱	آزاد کشمیر "	۸۲۹.۰۰ روپے	۹۰ "
۱۲	راولپنڈی "	۵۱,۴۴۸.۰۰ روپے	۳۱ "
۱۳	کیمبل پور "	۷۶۸۶.۰۰ روپے	۶۷ "
۱۴	پشاور "	۱۲,۱۹۳.۰۰ روپے	۳۳ "
۱۵	کوہاٹ "	۹۳۳.۰۰ روپے	۳۹ "
۱۶	مردان "	۱,۶۷۶.۰۰ روپے	۲۹ "
۱۷	ہزارہ "	۵۳۷۴.۰۰ روپے	۵۰ "
۱۸	ڈی آئی خاں "	۳۵۰.۰۰ روپے	۱۴ "
۱۹	بنوں "	۸۱۰.۰۰ روپے	۲۸ "
۲۰	کوئٹہ "	۱۵,۱۳۳.۰۰ روپے	۳۵ "
۲۱	کراچی "	۱,۱۶,۳۰۰.۰۰ روپے	۳۱ "
۲۲	حیدرآباد "	۳۹,۰۱۵.۰۰ روپے	۴۰ "
۲۳	تھرپارکر "	۲۳,۷۷۲.۰۰ روپے	۴۰ "
۲۴	سانگھڑ "	۲,۱۱۳.۰۰ روپے	۵۰ "
۲۵	خیرپور "	۶۵۵.۰۰ روپے	۱۸ "
۲۶	سکھر "	۲,۵۵۷.۰۰ روپے	۵۵ "
۲۷	نوابشاہ "	۷,۷۶۵.۰۰ روپے	۷۶ "
۲۸	لاڑکانہ "	۵۰۶.۰۰ روپے	۵۱ "
۲۹	بہاولنگر "	۳,۱۶۶.۰۰ روپے	۹۰ "
۳۰	بہاولپور "	۱,۶۴۲.۰۰ روپے	۴۹ "
۳۱	رحیم یارخان "	۷۲۷.۰۰ روپے	۸ "
۳۲	ڈیرہ غازی خان "	۱,۱۱۴.۰۰ روپے	۱۹ "
۳۳	مظفرگڑھ "	۱,۴۳۶.۰۰ روپے	۳۹ "
۳۴	ملتان "	۱۸,۳۹۶.۰۰ روپے	۳۹ "
۳۵	ساہیوال "	۱۴,۲۷۵.۰۰ روپے	۵۴½ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

کل پاکستان بین الکلیاتی اردو مباحثہ میں

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم اوّل قرار پائی

احباب جماعت یہ خبر سن کر خوشی اور مسرت محسوس کریں گے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین عبدالکریم خالد اور لئیق احمد عابد نے گمالیہ کالج میں منعقد ہونے والے کل پاکستان بین الکلیاتی اردو مباحثہ کی ٹرافی جیت لی۔ اس مباحثہ میں عبدالکریم خالد نے اوّل اور لئیق احمد عابد نے سوم پوزیشن حاصل کی اور مجموعی لحاظ سے تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم اوّل قرار دی گئی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس امتیاز کو کالج کے لئے مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(مبشر طارق۔ صدر کالج یونین)

زرعی زمین برائے فروخت یا ٹھیکہ

تین مربع اراضی مکمل آباد سالانہ نہری پانی زرخیز۔ ضلع ملتان۔ کوٹ سیلا رام ریلوے سٹیشن کے نزدیک موجود ہے۔ اس کے خریدنے یا ٹھیکہ پر لینے کے خواہش مند ہوں۔ ڈاکٹر محمد یعقوب خان ۱۲ ریس کورس روڈ لاہور فون ۶۳۱۱۲ سے رابطہ کریں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

جملہ ۸۴ کتب کا مکمل سیٹ

۲۳ جلدوں میں

ہدیہ -/۲۶۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

نوٹ: جلد پنجم تاہم اس وقت سٹاک میں ختم ہے جو دوبارہ چھپ رہی ہے طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی۔ ملنے کا پتہ:

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ۔ فون ۲۸۱

اعلان دار القضاء

بشیر احمد صاحب، صادق علی صاحب، بشارت علی صاحب، علم دین صاحب نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد فوت ہو چکے ہیں ان کے نام قطعہ ۲۶/۲۲ برقبہ ایک کنال چھ مرلہ واقع محلہ دار النصر شرقی الاٹ ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ ہم ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ کمیٹی آبادی نے تحریر کیا ہے کہ پلاٹ ۲۶/۲۳ برقبہ ایک کنال ۲ مرلہ برکت علی صاحب اور مسماۃ امۃ العزیز صاحبہ بنت برکت علی صاحب کے نام مشترکہ طور پر الاٹ ہے لیکن امۃ العزیز صاحبہ بنت برکت علی صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے حصہ کی قیمت والد صاحب سے وصول کر لی ہے اس لئے میں اپنے حصہ سے دستبردار ہوتی ہوں (درخواست پر گواہان کے دستخط اور تصدیق صدر محلہ ڈاکٹر سراج الدین صاحب ہے)

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

قائدین اور ماہانہ رپورٹیں

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کی ماہ اپریل کی سرگرمیوں کی ماہانہ رپورٹ جلد از جلد دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیں۔ اس سلسلہ میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ اور بچہ علیل ہیں۔ احباب کرام سے ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے

(سعید احمد ڈسپنسر۔ سامارو (سندھ)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ رواں کا چندہ ۲۰ تاریخ تک ضرور بھجوا دیں۔ مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام ایسی دولت سے منع کرتا ہے جس کے فائدہ سے دوسرے لوگ محروم رہ جائیں

جو لوگ اس طرح دولت جمع کرتے ہیں وہ آرام طلب ہو جاتے ہیں اور ہاتھ سے کام کرنے کو موجب عار سمجھتے ہیں

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"اسلام نے ایسی دولت سے منع کیا ہے جس کے فائدہ سے دوسرے لوگ محروم رہ جائیں جو لوگ اس طرح دولت جمع کرتے ہیں وہ آرام طلب ہو جاتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہاتھ سے کام نہیں کرتے ان کے مدنظر ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے پاس روپیہ ہو تو لوگوں سے کام لیں۔ خود چارپائی پر بیٹھے ہیں اور دوسرے کو حکم دیتے ہیں کہ پاخانہ میں لوٹا رکھ آؤ۔ اور اس قدر نکمے ہو جاتے ہیں کہ پاخانہ سے واپس آتے ہوئے لوٹا وہیں چھوڑ آتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ او کمبخت کہاں گیا جا لوٹا اٹھا لا۔ ان کو کوئی کام کرنا نصیب ہی نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ان کو دوسروں سے کام لینے کی عادت ہو جاتی ہے اس لئے یہی لوگ ہیں جو دنیا میں غلامی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں بلکہ ان کا وجود غلامی کا منبع ہوتا ہے اور دنیا میں ان کے ذریعہ غلامی اس طرح پھیلتی رہتی ہے۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ قوم کی حالت ایسی رہے کہ اس میں ایک طبقہ ایسے لوگوں کا رہے جو ان کی خدمت کرتے رہیں اور وہ اس کے لئے کوشش بھی کرتے رہتے ہیں جس طرح حکومت کو گھوڑوں کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے لئے وہ زمینداروں کو مربعے دیتی ہے کہ گھوڑے پالیں اسی طرح جو لوگ اس بات کے عادی ہوتے ہیں کہ ہاتھ سے کام نہ کریں یا بعض کاموں میں اپنی ہتک سمجھیں وہ لازماً یہ کوشش کرتے ہیں کہ دنیا کا کچھ حصہ غریب رہے اور ان کی خدمت کرتا رہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر دنیا کی حالت اچھی ہو جائے تو وہ کام کس سے لیں گے۔ یہ باریک باتیں شاید زمینداروں کی سمجھ میں نہ آسکیں اس لئے میں اسے ایک موٹی مثال سے واضح کر دیتا ہوں جس سے ہر شخص اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ ایک دفعہ مجھے اطلاع ملی کہ شکر گڑھ کی تحصیل میں بعض ادنیٰ اقوام ہیں جن کو آریہ ہندو بنا رہے ہیں اور مجھے اطلاع ملی کہ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اگر مسلمان ہم کو اپنے ساتھ ملا لیں تو ہم مسلمان ہو جائیں گے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہندو ہو کر بھی ہماری حالت اچھی نہ ہوگی ان کے پیغام مجھے آئے اور میں نے ایک دو مبلغ وہاں بھیج دیئے کہ جا کر ان میں تبلیغ کریں اور پھر ہم ان کے لئے انتظام کرنے کی کوشش کریں گے پہلے پہل تو مجھے رپورٹ ملتی رہی کہ وہاں بڑا اچھا کام ہو رہا ہے اور امید ہے کہ سینکڑوں ہزاروں لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ مگر دس بارہ روز کے بعد یہ رپورٹیں آنی شروع ہوئیں کہ سخت مخالفت ہو رہی ہے اور ہمارے مبلغوں کو لوگ اپنے گاؤں میں ٹھہرنے تک نہیں دیتے یہ رپورٹیں سن کر مجھے بہت حیرانی ہوئی کیونکہ وہ سارا علاقہ مسلمانوں کا ہے اور مجھے امید تھی کہ مسلمان ضرور مدد کریں گے لیکن مجھے بتایا گیا کہ اس علاقہ کے ذیلدار نے جو مسلمان ہے سب کام چھوڑ چھاڑ کر ہماری مخالفت شروع کر رکھی ہے اور بعض نمبرداروں کو ساتھ ملا لیا ہے۔ وہ ہمارے آدمیوں کے پیچھے پیچھے پھرتا اور ہر گاؤں میں پہنچ کر لوگوں سے کہتا ہے کہ ان کو یہاں ٹھہرنے نہ دو اور اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ اگر انہوں نے ان لوگوں کو مسلمان بنا لیا تو پھر ہمارے جو جانور مرا کریں گے انہیں کون اٹھا کر لے جایا کرے گا اور ان کی کھالیں کون اتارا کرے گا اگر ان لوگوں میں یہ عادت نہ ہوتی کہ ایک خاص قسم کے کام نہیں کرنے تو ان کو اس مخالفت کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ وہ بعض خاص قسم کے کام کرنا ہتک کا موجب سمجھتے ہیں اور ان کو کمیوں کے کام سمجھتے ہیں ان کمیوں کی اصلاح کا سوال جب بھی پیدا ہوگا۔ زمیندار فوراً لڑائی پر آمادہ ہو جائیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اس طرح ہمارے کام رک جائیں گے۔

جب قادیان میں چوہڑوں کو اسلام میں داخل کرنے کا سوال پیدا ہوا۔ تو میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی کہ بعض احمدیوں نے مجھ سے کہا کہ اگر یہ لوگ مسلمان ہو گئے تو ہمارے گھروں کی صفائی کون کرے گا۔ یہ دقت ان کو صرف اس وجہ سے نظر آئی کہ ان کو ایک خاص قسم کا کام کرنے کی بالکل عادت نہ تھی اور جسے بالکل ہی کام کرنے کی عادت نہ ہو اُسے غصہ آئے گا۔ جب وہ یہ محسوس کرے گا کہ اب اس کی خدمت کرنے والے نہیں رہیں گے اگر زمینداروں کو یہ عادت ہوتی کہ اپنے مردہ جانوروں کو خود ہی باہر پھینک دیں تو شکر گڑھ کی تحصیل کے زمیندار ہماری مخالفت نہ کرتے۔ تو میرا مطلب یہ ہے کہ ایک تو کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے۔ اور دوسرے کسی کام کو ذلیل نہ سمجھا جائے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۱۴۴ - ۱۴۵)

محترم چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی مبلغ امریکہ کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

حالات زندگی

محترم بنگالی صاحب مرحوم برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) کے رہنے والے تھے ۱۹۳۰ء میں احمدیت قبول کی اور اس کے بعد اپنی ساری زندگی ہی خدمت دین میں بسر کی۔ نہایت نیک متقی، متواضع اور مخلص احمدی تھے۔ پہلے کچھ عرصہ ڈھاکہ سے بنگلہ زبان میں شائع ہونے والے اخبار احمدی کی ادارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے اس کے بعد قادیان تشریف لے آئے ۱۹۴۲ء سے لے کر ۱۹۶۰ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور مدرس خدمات بجا لاتے رہے یہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو امریکہ میں بطور مبلغ اسلام نہایت گراں قدر خدمات بجا لانے کی توفیق بخشی۔ پہلے اپریل ۱۹۶۳ء میں آپ کو امریکہ میں مبلغ متعین کیا گیا ۱۹۶۶ء میں واپس تشریف لائے اور اکتوبر ۱۹۶۹ء میں پھر بطور مبلغ امریکہ تشریف لے گئے جہاں پر آپ بڑی کامیابی اور تندہی کے ساتھ فریضہ تبلیغ اسلام بجا لاتے رہے۔

محترم بنگالی صاحب مرحوم کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ کے دو صاحبزادے بھی سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ بڑے صاحبزادے مکرم صلاح الدین صاحب بھی واقف زندگی اور مبلغ اسلام ہیں۔ آپ کئی سال تک ہالینڈ میں بطور مبلغ خدمت بجا لانے کے بعد ان دنوں راولپنڈی میں بطور مربی سلسلہ متعین ہیں اور چھوٹے صاحبزادے مکرم کمال الدین صاحب ایم اے حضور ایدہ اللہ کی نصرت جہاں سکیم کے تحت ان دنوں غانا (مغربی افریقہ) کے ایک احمدیہ سکینڈری سکول میں پرنسپل ہیں۔ آپ کے تیسرے بیٹے جمال الدین صاحب ہالینڈ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں چھوٹا لڑکا اور دو لڑکیاں ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

محترم بنگالی صاحب مرحوم کی پہلی شادی طالب علمی کے زمانہ میں بنگال میں ہو گئی تھی لیکن وہ بیوی جلد ہی وفات پا گئی تھیں۔ اس کے بعد آپ کی دوسری شادی قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سردار کرم داد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے ہوئی جو کہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ موجد قاعدہ یسرنا القرآن کی نواسی ہیں۔ ایک بچہ پہلی بیوی کے بطن سے اور بقیہ اولاد دوسری بیوی سے ہوئی۔ مکرم چوہدری ظفر الدین صاحب بنگالی سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بھی مرحوم کے ہم زلف ہیں۔

ادارہ الفضل اس دردناک سانحہ پر جو کہ ایک جماعتی صدمہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ صاحبزادگان، صاحبزادیوں اور آپ کے خاندان کے دیگر تمام افراد سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کو جنہوں نے غریب الوطنی کی حالت میں جام شہادت نوش کیا اپنی خاص رضا کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں بلند سے بلند درجات عطا کرے اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ بیٹوں بیٹیوں اور دیگر تمام لواحقین کو اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ

لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۱ر مئی بروز اتوار صبح ۹ بجے مسجد دار الذکر جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہو رہا ہے۔

خواتین زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

فہمیدہ لطیفہ [illegible] اصلاح و ارشاد
لجنہ اماء اللہ لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ

منعقدہ ۱۸-۱۹-۲۰ مئی جامعہ احمدیہ گراؤنڈ

مجلس صحت ربوہ کے پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ۱۸ر مئی سے تین روز کے لئے آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے جس میں تمام تعلیمی اداروں کے علاوہ قطعات کے تحت بھی ٹیمیں مقابلہ میں شریک ہوں گی۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح شام پانچ بجے جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں ہوگا۔ اگلے روز صبح سات بجے مقابلے شروع ہو جائیں گے۔ اور ۲۰ر مئی کو شام پانچ بجے فائنل مقابلہ ہوگا۔

ساکنین ربوہ سے التماس ہے کہ اس ٹورنامنٹ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں۔ (سیکرٹری ٹورنامنٹ)